تفریح اور اُس سے متعلق شرعی احکام

قاضی فضل واحد
فیکلٹی ممبر نیپا پشاور انسٹرکٹر (علوم اسلامیہ)

پیش کردہ
پشاور فقهی سیمنار

ذیلی عنوانات	نمبر شمار
ہنسی مزاح میں حضور ﷺ کا طرزِ عمل	۱
سیر و تفریح	۲
نغمہ موسیقی	۳
ارشادات نبوی ﷺ	۴
موسیقی روح کا عذاب	۵
نکاح میں گانے بجانے کا حکم	۶
آلاتِ معصیت کی بیع	۷
مراجع و مصادر	۸

تفریح کے لغوی معنی فوری یا دنیوی لذت پر انشراح صدر ہیں عموماً اس کا اطلاق جسمانی لذتوں پر خوش ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔

ولاتفرحُوا بِمَا اٰتَاکُمْ ٥ (سورۂ حدید آیت ۲۳)

ترجمہ: اور تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔

وَفَرِحُوا بالحیاۃِ الدنیا ٥ (سورۂ الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ: اور (کافر) لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں۔

ذالِکُم بِمَا کُنتُم تَفرَحُونَ ٥ (سورۂ مومن آیت ۷۵)

ترجمہ: یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم خوش ہوا کرتے تھے۔

حَتّی اذا فرحو بما اوتوا ٥ (سورۂ انعام آیت ۴۴)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان چیزوں سے جو ان کو دی گئی تھی خوب خوش ہوگئے۔

فَرِحُوْ ابِمَا عِنْدَھُمْ مِنَ الْعِلْمِO (سورۂ مومن آیت ۸۳)

ترجمہ: تو جو علم (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے۔

اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحبُ الْفَرِحِیْنَO (سورۂ القصص آیت ۷۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فَبِذَالِکَ فَلْیَفْرَحُوْاO (سورۂ یونس آیت ۵۸)

ترجمہ: کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔

وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ المومنونَO (سورۂ الروم آیت ۴)

ترجمہ: اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔

ایسی ہیں جن میں فرح کا لفظ پسندیدہ معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یَفْرحُ بہت زیادہ اترانے والا۔ شاعر نے کہا ہے۔

ؔ وَلَسْتُ بِمفراح اذا لخیر مسنی

ولا جازع من صرفۃ المتقلب

نہ تو میں خیر حاصل ہونے سے اتراتا ہوا اور نہ ہی زمانہ کے حوادثات پر جزع فزع کرتا ہوں۔

محاورہ ہے۔ ما یسرونی بھذ الامر مفرح او مفرح بہ مجھے اس امر سے کچھ بھی خوشی نہیں۔

ہنسی مزاح میں حضور ﷺ کا طرزِ عمل:

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی اور شخص کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی مجھ کو منع نہیں فرمایا اور جب بھی آپ ﷺ مجھ کو دیکھتے، مسکرا دیتے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت ﷺ کی خوش طبعی اور ظرافت کے چند واقعات۔

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری کا جانور مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دونگا، اُسی شخص نے عرض کیا۔ حضور ﷺ میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کرونگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنتی ہے۔ (ترمذی، ابوداوٗد)

۲۔ تفسیر مظہری نے بحوالہ بیہقی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ میرے رشتہ کی ایک خالہ

ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔" لا تدخل الجنة عجوزا" یعنی جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی۔یہ بے چاری سخت غمگین ہوئی۔بعض روایات میں ہے کہ رونے لگی۔تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو تسلی دی اور اپنی بات کی حقیقت یہ بیان فرمائی کہ جس وقت یہ جنت میں جائے گی تو بوڑھی نہ ہوگی بلکہ جوان ہو کر داخل ہوگی۔

اور یہ آیت تلاوت فرمائی"انا انشأ نھن انشاءoفجعلنٰھن ابکاراo(سورۂ واقعہ ۳۵/۳۶)

ترجمہ: عورتیں جو دنیا میں بوڑھی یا بدشکل تھیں۔ان کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان عورتوں کو خاص طور بنایا(یعنی) ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں۔ (ترجمہ تھانویؒ)

۳۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرماتے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ میں نے (مزاح کے طور پر) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سب کا سب اندر آجاؤں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں سارے جسم کو اندر لے آؤ۔

حدیث کے راوی عثمانؓ بن عاتکہ فرماتے ہیں کہ عوفؓ بن مالک نے یہ فقرہ اس لئے کہا تھا کہ خیمہ چھوٹا تھا۔ (ابوداؤد)

ہنسی ومزاح جس میں آپس میں محبت کے جذبات کو مستحکم کرنا ہو تو یہ مستحب ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ بھی کبھی کبھی مزاح وظرافت کو اختیار فرماتے تھے۔جس سے آپ ﷺ کا مقصد مخاطب کی دل بستگی وخوش وقتی اور محبت وموانست کے جذبات کو مستحکم کرنا ہوتا تھا۔

ہنسی اور مزاح جس میں دل شکنی اور ایذا رسانی کا پہلو نہ ہو بلکہ مخاطب کی وابستگی وخوش وقتی اور آپس میں محبت اموانست کے جذبات کو مستحکم کرنا ہو تو یہ چیز سنت ومستحب ہے۔ (ماہنامہ "محاسن اسلام" مئی ۲۰۰۳ء)

سیر وتفریح:

سیر کرو اور غیر خاندان میں شادی کرو اور کمزور ضعیف اور ناسمجھ بچے پیدا نہ کرو۔ (نہایہ) ۱

بچوں کیلئے مناسب حد تک کھیلنا جیسا کہ ابوحیان کا قول ہے،نشاط وشگفتگی کا موجب ہے۔ ۲

سیر وتفریح،کھیل کود جائز حدود کے اندر جائز ومباح ہیں۔احادیث صحیحہ سے بھی اس کا جواز معلوم ہوتا ہے مگر یہ شرط ہے کہ اس کھیل کود میں حدود سے تجاوز نہ ہو اور نہ کسی ناجائز فعل کی اس میں امیزش ہو۔ (قرطبی) (سورۂ یوسف) ۳

حدیث پاک میں نشانہ بازی اور تیرنے کی مشق کو اچھا کھیل فرمایا ہے۔ (سورۂ حدید آیت ۲۰) ۴

مباح کھیل جس میں تفریح مقصود ہوتی ہے اور اس کے ذریعے راحت حاصل کی جاتی ہے۔اسی طرح طرب وتفریح گھوڑ سواری وغیرہ۔ ۵

سنن ابی داؤد میں انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری کی مسرت میں نیزہ بازی کے کرتب دکھائے۔ ۶

ایک دفعہ عید کے دن حبشی یہ تماشا دکھارہے تھے۔حضرت عائشہؓ نے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔آنحضرت ﷺ آگے کھڑے ہوگئے

حضرت عائشہؓ روش مبارک پر رخسارے رکھ کر تماشا دیکھنے لگیں۔اور دیر تک دیکھتی رہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں ابھی تک تم سیر نہیں ہوئی۔بولیں نہیں ا۔آپ ﷺ چپ رہے یہاں تک کہ خود تھک کر ہٹ گئیں۔ ۷

حضور ﷺ کو بھی بعض تفریحات پسند تھیں:

آپ ﷺ کو باغوں کی سیر کا شوق تھا۔کبھی تنہا اور کبھی رفقاء کے ساتھ باغوں میں چلے جاتے تھے اور وہی مجلس آرائی بھی ہو جاتی۔تیرنے کا مشغلہ بھی تھا اور احباب کے ساتھ کبھی کبھار تالاب میں تیراکی کرتے دو دو ساتھیوں کے جوڑ بنائے جاتے اور پھر ہر جوڑ کے ساتھی دور سے تیر کر ایک دوسرے کی طرف آتے۔ایک موقع پر اپنا ساتھی حضور ﷺ نے جناب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پسند کیا۔ دوڑوں اور تیراندازی کے مقابلے کراتے اور اکھاڑے میں خود دلچسپی سے شریک ہوتے۔ایسے موقع پر ہنسی بھی ہوتی۔ ۸

۱ تربیت اولاد کا اسلامی نظام (مفتی محمد قمر الزمان)   ۲ تفسیر عثمانی   ۳،۴ معارف القرآن
۵ احکام القرآن (حصاص)   ۶ سیرت سید مصطفےٰ ج ا ص ۴۰۷/ادریس کاندھلوی
۷ سیرۃ النبی ﷺ ج ۲ ص ۱۳۲/سید سلیمان ندویؒ   ۸ محسن انسانیت ص ۱۱۹/نعیم صدیقی

نغمہ و موسیقی:

یعنی گانا۔ایک گانا آلات کے ساتھ ہوتا ہے اور دوسرا بغیر آلات کے۔یعنی گانا بجانے کے ساز وسامان کے ساتھ گانا گایا جانے یا گانے بجانے کے ساز وسامان کے بغیر گایا جائے۔

غناء کی تشریح: الغناء لغوی معنی میں تو بلند آواز سے کچھ اشعار پڑھنے کو بھی کہتے ہیں لیکن شرعی لحاظ سے غناء ترنم کو کہتے ہیں۔ترنم کا معنی یہ کہ منہ کا لہجہ ایک خاص طرز اختیار کرے اور الفاظ میں خاص طرز یا خاص لہجہ رکھے تاکہ ہر شخص سمجھ لے کہ یہ گویا ہے۔اسلام دین فطرت ہے اس میں سختی نہیں اس غناء کی چند صورتیں جواز میں بھی ہیں:

۱۔ مثلاً عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کے اونٹ تھک جاتے تو وہ ایک خاص طرز پر شعر پڑھتے تاکہ اونٹ مست ہو کر چلیں۔اس دستور یا طریقے کو حدی کہتے ہیں۔یہ ترنم جائز ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ بعض اوقات آدمی کام کاج سے تھک جاتا ہے تو اس وقت کچھ گالے۔یہ قدرتی امر ہے کہ ایسی صورت میں کچھ گنگنانے کے لئے جی بھی چاہتا ہے۔شمس الائمہ حضرت علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ شرط یہ ہے کہ اس کی آواز عورت کے کان میں نہ پڑے تاکہ فتنہ وفساد پیدا نہ ہو۔جس طرح حضرات صحابہ کرامؓ خندق کھودتے وقت تھکاوٹ کی وجہ سے اشعار پڑھتے تھے۔

۳۔ تیسری صورت ''لانامۃ الصبیان'' کہ بچوں کو سلانے کیلئے ماں اگر لوری دے تو یہ جائز ہے یہ حضرت علامہ آلوسیؒ کا قول ہے۔روایات سے بھی ثابت ہے کہ نابالغ بچیاں اور بالغ مرد عید کے دن یا خوشی کے موقع پر کچھ اشعار پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس مجلس میں

عورتیں نہ ہوں۔وہ بھی اشعار پڑھنے کی اجازت ہے گانا گانے کی اجازت نہیں۔ ۱

انجشہؓ ایک صحابی تھے خوش آواز تھے انہوں نے اونٹوں کی رفتار جاری رکھنے کے لئے اشعار پڑھنے شروع کئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی اور فرمایا انجشہ ٹھہر جاؤ۔شیشوں کو نہ توڑو۔راوی قتادہؓ نے تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ شیشوں سے عورتیں مراد ہیں۔ ۲

نغمہ اور موسیقی ایسی چیز ہیں جو انسان کو عیش پسند، واقعی مسائل سے غافل اور جذباتی بنادیتی ہیں، اسلئے اسلام اس کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ آپ ﷺ نے اس میں دلچسپی لینے سے شدت سے منع فرمایا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ ۳ اور یہ کہ اس سے حاصل ہونے والی کمائی حرام اور ناجائز ہے۔ ۴

اسی طرح وہ آلات جو نغموں کے ساتھ ہم آہنگ کئے جاتے ہیں ان کی بھی آپ ﷺ نے شدید مذمت فرمائی ہے۔حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے۔"نهى عن ضرب الدف و ضرب الزمارة" آپ ﷺ نے دف مارنے اور بانسری بجانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ "اياكم و استماع المعازف و الغناء"۔ ۶ موسیقی اور آلات موسیقی کو سننے سے خوب بچو۔

۱ علامہ شمس الحق افغانیؒ بحوالہ "سلوک و احسان" فروری ۲۰۰۰ء ۲ بخاری شریف بحوالہ "تفسیر انوار البیان"
۳ دیلمی عن ابی ہریرہؓ و انسؓ ۴ کنز العمال عن علی ج ۱۹ بحوالہ جدید فقہی مسائل مولانا خالد سیف اللہ
۵ صرافی و بخاری عن انس فی "الادب المفرد" ۶ کنز العمال عن ابن مسعودؓ ج ۱۹ ص ۱۶۰

ارشادات نبوی ﷺ:

عن علیؓ ان النبی ﷺ قال بُعثت بکسر المزامیر

ترجمہ: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں آلات موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں" ۱

اور حضرت عمرؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول مرفوعاً ذکر کرتے ہیں۔ کہ گانے بجانے والی کی قیمت اور اس کا گانا دونوں حرام ہیں۔ ۲

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ الغناء یعنی گانا بجانا لھوالحدیث ہے۔حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے۔

کل ماشغلک عن عبادة الله وذکره من الشعر والا ضاحيک والخرافات والغناء ونحو فهولهوا لحديث"

ترجمہ: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت سے ہٹانے والی ہو۔مثلاً فضول قصہ گوئی ہنسی مذاق کی باتیں، واہیات، مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ لھوالحدیث ہیں۔ (روح المعانی)

- قاضی ابوطیبؒ قرطبیؒ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک گانا بجانا حرام ہے۔
- صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ گانا بجانا تمام سماوی مذاہب میں حرام ہے۔اس فتوی پر صدیوں اسلامی مملکتوں میں عمل رہا۔
- صاحبؒ ہدایہ و بدایہ لکھتے ہیں کہ گانا اور گانا سننا یہ گناہ کبیرہ ہیں۔
- حضرت ابوبکر ترفلوشیؒ نے نقل کیا ہے کہ گانے اور گانے سننے کے متعلق حضرت امام مالکؒ کا فرمان ہے کہ یہ فاسقوں کا کام ہے۔

o حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ گانے والے اور گانا سننے والے کی شرعی عدالت میں گواہی رد ہے۔

o حضرت امام احمد حنبل بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ گانا اور گانا سننا دونوں حرام ہیں اور یہ دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں جس طرح پانی زمین سے نباتات پیدا کرتا ہے۔ ۳

o شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ شیطانی احوال کو جو عظیم ترین چیزیں قوت پہنچاتی ہیں۔ان میں سے گانے اور لھو لعب چیزوں کا سماع ہے۔ ۴

o امام ابن قیمؒ کا بیان ہے کہ شیطان کے داؤ اور پھندے بہت سے ہیں۔ان میں سے سیٹی، تالی اور حرام آلات کے ذریعے گانے سنے جائیں۔ ۵

o شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا فتویٰ ہے کہ گانے سننے حرام اور انتہائی برا فعل ہے۔ ۶

۱،۲ نیل الاوطار ۱۰۰/۸ بحوالہ موسیقی روح کی نہیں جہنم کی غذا ہے۔ ۳ علامہ شمس الحق افغانیؒ بحوالہ سلوک واحسان فروری ۲۰۰۰ء ۶،۵،۴ موسیقی روح کی نہیں جہنم کی غذا ہے۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب ندویؒ قرآن فہمی اور سخن شاہی پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے معروف عالم فقیہ اور صاحب قلم حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانویؒ شہید خلیفہ مجاز قطب الاقاطب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ آیت شریف ومن الناس من یشتری الحدیث کے الفاظ موجودہ دور کے آلات لھو مثلاً ٹی وی، وی سی آر، اور ریڈیو وغیرہ کو بعبارۃ النص شامل ہیں اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ جو عربی اور اُردو دونوں زبانوں کے نامور ادیب اور سخن شناس ہیں، ان کی شہادت کے بعد مزید کسی شہادت کی حاجت باقی نہیں رہ جاتی۔

راغب اصفہانیؒ نے لھو کی تفسیر ان الفاظ میں فرمائی ہے۔''مایشغل الانسان عما یعنیه ''لھو وہ تمام چیزیں ہیں جو آدمی کو لائق اہتمام چیزوں سے غافل کریں۔

۲۔ لھو الحدیث کی تفسیر اکابرین نے گانا کے ساتھ فرمائی ہے۔بعض نے طبل کے ساتھ، بعض نے باطل الحدیث کے ساتھ اور بعض نے کل ما الھاک عن ذکر اللہ کے ساتھ ان اقوال پر کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت شریف کے الفاظ ان تمام چیزوں کو شامل ہیں۔ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ نے مسلمانوں کے ایک ایک گھر کو سینما ہال میں تبدیل کر دیا ہے اور جو گندگی فحش کے خاص مراکز میں پائی جاتی تھی اسے پورے معاشرے میں پھیلا دیا ہے اسی لئے ان چیزوں کو ام الخبائث کہنا صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ صاحب فاروقیؒ کے خلیفہ راشد حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم (ہردوئی بھارت) جن کے زیر تربیت وسرپرستی درجنوں مدارس گلشن نبوی کی آبیاری میں مشغول ہیں فرماتے ہیں کہ آج کل ہمارے دُکاندار حضرات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو آمدنی میں زیادتی سبب سمجھتے ہیں حالانکہ دن بھر جتنے اس دُکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا الگ الگ گناہ

کرتے ہیں وہ سب جمع کر کے اس دُکاندار کی گردن پر جب ڈالے جائے گا تب اس کو اپنی آمدنی کا حال معلوم ہوگا۔ زبان سے کہتے ہیں کہ رزق خدا دیتے ہیں اور پھر گناہ کر کے خدا کی ناراضگی سے رزق بڑھا رہے ہیں۔ (مجالس الابرار ص ۷۵) ۱؎

۱؎ ٹی۔ وی کی تباہ کاریاں۔

موسیقی روح کا عذاب:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ جا رہے تھے حضرت نافع رحمۃ اللہ ان کے ساتھ تھے ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا چرواہا بانسری بجانے لگا جونہی بانسری کی آواز حضرت عبداللہؓ کے کانوں میں آئی آپ نے دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اپنی سواری کو موڑ کر راستہ تبدیل کر لیا کچھ دور چلنے کے بعد انہوں نے حضرت نافع سے پوچھا: ''اے نافع! کیا بانسری کی آواز آ رہی ہے۔''

حضرت نافعؒ نے فوراً جواب دیا۔ ''جی ہاں! آ رہی ہے۔'' آپ نے بدستور انگلیوں کے ذریعے بند رکھے اور چلتے رہے، پھر کچھ دور جا کر پوچھا: ''کیا آواز اب بھی آ رہی ہے؟'' حضرت نافع نے پھر یہی بتایا کہ آواز آ رہی ہے آپ چلتے رہے اور پوچھتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے بتایا۔ ''اب آواز نہیں آ رہی۔'' تب آپ نے انگلیاں کانوں سے نکالیں پھر نافع سے فرمایا: اے نافع! بالکل اسی طرح جب میں بچہ تھا ایک روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اچانک آپ ﷺ کے کانوں میں بانسری کی آواز سنائی دی، آپ ﷺ نے فوراً راستہ بدل دیا اور دونوں انگلیاں کانوں میں رکھ لیں پھر کچھ دور چلنے کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''اے عبداللہ! کیا بانسری کی آواز آ رہی ہے۔'' میں نے جواب میں عرض کیا جی ہاں آ رہی ہے۔ آپ نے انگلیاں بدستور کانوں میں رکھیں کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ ﷺ نے پھر مجھ سے پوچھا: ''کیا آواز اب بھی آ رہی ہے۔'' میں نے پھر بتایا جی ہاں! آ رہی ہے۔ غرض آپ پوچھتے رہے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو بتایا ''اب آواز نہیں آ رہی۔'' تب کہیں جا کر نبی اکرم ﷺ نے انگلیاں کانوں سے نکالیں۔ ۱؎

سماع جائز بھی فقہاء کے نزدیک بدعت ہے۔ حضرت سلطان الاولیاء کا سماع ناجائز نہ تھا کیونکہ وہ آداب وحدود کی رعایت کے ساتھ تھا۔ مگر فقہاء اس کو بھی بدعت کہتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کہ عوام کو اجازت دینے میں مفسدہ ہے۔ ۲؎

آلات لھو کو مقاصد دینیہ میں برتنا سخت اہانت واستخفاف ہے دین کا۔ ۳؎

۱؎ ماہنامہ محاسن اسلام جولائی ۲۰۰۲ء ۲؎ انفاس عیسیٰ (حصہ اوّل) ص ۳۹۲، ۳۹۳۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دف بجانے کی عمومی اجازت ہے اور ہمیشہ اس سے لذت اندوز ہوا جا سکتا ہے مگر یہ غلط ہے۔ حضرت معاویہؓ کی حدیث میں ابھی گزرا ہے کہ آپ ﷺ نے دف بجانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے ایک طبقہ پر صورتوں کے مسخ ہو جانے، دھنسا دیئے جانے اور طوفانوں کا عذاب آئے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شراب پیتے ہوں گے، ریشم پہنتے ہوں گے اور دف بجاتے ہوں گے۔ ۱؎

ہاں عید اور شادی کی حد تک احادیث سے اس کے جواز کا پتہ چلتا ہے۔

نکاح میں گانے بجانے کا حکم:

جہاں تک شادی کی بات ہے۔ تو اس میں دف اور اچھے اشعار کا ثبوت احادیث سے ہے۔ چنانچہ حضرت ربیعؓ بن معوذ بن غوا سے مروی ہے کہ ان کے شادی کے موقعہ پر حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کے سامنے چند چھوٹی بچیاں دف بجا رہی تھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نکاح کے موقع پر دف بجانے کا حکم دیا۔ ۳

فتاویٰ عالمگیری کی عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے موقعہ پر اور عید کے دن دف بجانے کی اجازت ہے۔ ۴

ہمارے زمانے میں دف کی اجازت سے قوی اندیشہ ہے کہ برائیوں کو راہ بن جاتی ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے اسی کی طرف مولانا اشرف علی تھانویؒ کا بھی رجحان ہے۔ ۵

۱ کنز العمال ج ۱۹ ص ۱۶۳ بحوالہ جدید فقہی مسائل۔ ۲ بخاری شریف ۳ ابن ماجہ
۴ فتوی عالمگیری ج ۴ (الباب السابع) ۵ امداد الفتاوی ج ۲ ص ۲۹۱ (بحوالہ جدید فقہی مسائل)

آلات معصیت کی بیع:

ہر وہ چیز جس کا استعمال عام طور پر گناہ کے کام میں ہی ہوتا ہے لیکن درمیان میں فاعل مختار کا فعل ہے جیسے تاری کے درخت، کنکو یکی دوڑ لڑنے والے مرغ، بٹیر، اڑانے کے کبوتر، تلسی کا درخت، پوجنے کے قابل پتھر، شراب بھرنے کی بوتل، ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جس کے متعلق غالب گمان یہ ہے کہ وہ حرام میں استعمال کرے گا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک مکروہ ہے مگر ولیٰ اور احوط ہے۔

مسئلہ: ایسے آلات جن کا استعمال سوائے حرام کے دوسرے کسی کام میں عرفاً یا عادۃً نہ ہو تو ان کو فروخت کرنا بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے۔ جیسے کنکوا، افیون، بھنگ، گانجا، چرس، مدک، چانڈو، جیسے ہمارے دیار میں معمول ہے۔ گنجفہ، شطرنج، چوسر کی نردیں، سارنگی، ستار طنبور، ڈھولک، بانسری اور ہر قسم کے باجے دیسی ہوں، یا ولایتی (انگریزی) یعنی خود بخود بجنے والے (ٹی وی، وی سی آر وغیرہ) کمیا ''یا'' لچر بوچ فاسقانہ قصوں کی کتابیں۔ اور فنون محرمہ، جیسے راگ، نجوم و فال وغیرہ کے رسالے جب کہ اصول کے بیان، علوم و مباحث فنون، یا مفید نصیحتوں تخویف و تہدید سے خالی ہوں، اس طرح بارات کی آرائش اور آتش بازیاں اور ریشمی اور زرتار کے وہ کپڑے جو صرف مرد ہی پہن سکتے ہیں اور زردوزی کے مردانہ جوتے وغیرہ ان سب کا بیچنا مکروہ ہے۔ ۱

۱ حلال وحرام کے احکام: مصنف ''حضرت مولانا فتح محمد لکھنوی صاحب، المعروف بہ ''عطر ھدایہ'': ترتیب جدید مفتی احسان شائق صاحب۔ ناشر: زمزم پبلشرز

گزشتہ زمانے میں بعینہ فلم تو موجود نہیں تھی لیکن رقص و نغمہ کا سلسلہ تھا اور فقہاء نے اس کی اجرت کو حرام قرار دیا ہے۔ ابو البرکات نسفی لکھتے

ہیں۔گانے بجانے، مردوں پر نوحہ کرنے اور لہو ولعب پر اجارہ جائز نہیں ہے۔ ۱

فلم میں یہ مفاسد زیادہ قوت اور کثرت سے پائے جاتے ہیں۔اس لئے ظاہر ہے کہ اس کے ذریعہ کسب معاش کی شناعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ٹی وی بھی اگر اس قسم کی تصویروں پر مشتمل ہوتو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ہاں البتہ ٹی وی سازی اور اس کی اصلاح ومرمت کا کام جائز ہونا چاہئیے۔کیونکہ ٹی وی اپنی اصل کے لحاظ سے آلہ لہو ولعب نہیں ہے۔اس کو اصلاحی، تعلیمی، تربیتی اور سائنسی مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور جو چیز فی نفسہ برائی کیلئے نہ ہو مگر انسان برائی کیلئے اس کا استعمال کرے فقہاء نے اس کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز کی بیع مکروہ نہیں ہے جسکی ذات سے معصیت نہ ہو مثلاً گلوکار باندی، سینگ مارنے والا (تربیت یافتہ) مینڈھا، تیز اُڑنے والا کبوتر، پھلوں کے رس اور وہ لکڑی جس سے بانسری بنائی جاتی ہے۔ ۲

اس لئے ٹی وی کی صنعت، تجارت اور اصلاح ومرمت جائز ہوگی۔البتہ اب اس کا غالب استعمال شر کے لئے ہے اس لئے اس سے پرہیز ہی بہتر ہے۔

۱ کنزالدقائق ص ۳۶۴۔ ۲ ردالمحتار کتاب الکراھیۃ فصل فی البیع۔جدید فقہی مسائل مولانا سیف اللہ خالد

مراجع و مصادر

۱ تفسیر عثمانی ۲ تفسیر معارف القرآن ۳ تفسیر احکام القرآن

۴ تفسیر انوار البیان ۵ مفردات القرآن ۶ جدید فقہی مسائل

۷ حلال وحرام کے احکام المعروف بہ عطر ھدایہ ۸ سیرت النبی ﷺ ۹ سیرت مصطفےٰ ﷺ

۱۰ محسن انسانیت ﷺ ۱۱ ٹی وی کی تباہ کاریاں ۱۲ موسیقی روح کی نہیں جہنم کی غذا ہے

۱۳ تربیت اولاد کا اسلامی نظام ۱۴ ماہنامہ ''سلوک واحسان'' ۱۵ ماہنامہ ''محسن اسلام''

زراعت کی حوصلہ افزائی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مسلمان جو پودا بوتا یا اُگاتا ہے اور پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور یا کوئی اور چیز کھالے یا چوری کریں تو وہ ضرور اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے''۔[صحیح مسلم(۵۵۲): کتاب المساقاۃ(۲۲):باب فصل الغرس والزروع(۲):عن جابر]